السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگرامام جہری نمازوں میں کسی بڑی سورت سے چند آیات کی قراء ت کرتا ہے تو کیا اسے مضمون اور ترجمہ کا خیال رکھنا چاہیے یا نہیں ، بعض اوقات امام کسی آیت پر قراء ت ختم کردیتا ہے ، حالانکہ اس آیت کا تعلق آیندہ آیات سے بھی ہوتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازمیں قراءت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاعام معمول یہی تھا، کہ آپ ہر رکعت میں مکمل سورت تلاوت کرتے تھے ،تاہم سورت کاکچھ حصہ یابعض آیات کی تلاوت بھی کتب حدیث میں مروی ہے ،چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ میں بیان کیا ہے کہ ''دوسورتیں ایک رکعت میں پڑھنا سورتوں کی آخری آیات یا ابتدائی آیت یاسورتوں کو تقدیم وتاخیر سے پڑھنے کا بیان ۔'' [کتاب الاذان : ۱۰۶]

پھر آپ نے اس عنوان کوثابت کرنے کےلیے کچھ آثار وروایات پش کی ہیں جواس مسئلہ کے اثبات کےلئے کافی ہیں ،اس لئے نمازمیں جہاں سے چاہیں قرآن پڑھ سکتے ہیں ۔اس کے متعلق کوئی پابندی نہیں ہے ،تاہم بہتر ہے کہ اختتام کے وقت مضمون کاخیال رکھاجائے ۔قرائے کرام اوراہل علم حضرات کے نزدیک قراء ت کامسنون اورپسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ ہر آیت کے اختتام پروقف کیاجائے اوراسے الگ الگ پڑھاجائے ۔فصل ووصل کی [اصطلاحات خیرالقرون کے بعدکی پیداوارہیں ۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قراء ت کرتے توہر آیت کوعلیحدہ علیحدہ پڑھتے ۔[مسند امام احمد، ص:۲۰۳،ج٦

بلکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراء ت کے متعلق سوال ہواتوآپ نے فرمایاکہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآت کے وقت تمام حروف وکلمات واضح اورعلیحدہ علیحدہ ہوتے تھے ۔'' [[ترمذی ،فضائل القرآن :۲۹۲۳

[ایک روایت میں اس کی مزیدوضاحت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''الحمد رب العالمین'' پڑھتے توٹھہرتے ، پھر ''الرحمن الرحیم'' پڑھتے توپھر ٹھہرتے ۔ [ترمذی ،القراءۃ :۲۹۲۷

ان احادیث کے پش نظر ہم کہتے ہیں کہ مساجد کے قرائے کرام کوکم ازکم ترجمہ قرآن ضرورپڑھے ہوناچاہیے تاکہ آیات کے اختتام کے وقت انہیں پتہ ہوکہ ان کامابعد آیات سے تعلق ہے یانہیں ۔تاہم اگرکوئی اس بات کاخیال نہیں رکھتا تواس سے نمازکی ادائیگی میں کوئی فرق نہیں آتا ۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2صفحہ:141